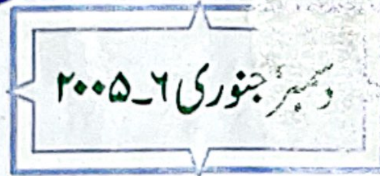
Monthly

KARWAN-E-QAMAR

Karachi





قمر الاسلام گریجویٹس ایسوسی ایشن پاکستان

حسن ترتیب

حُبِ اہلِ بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افتخار احمد حافظ قادری

A-6، گلی نمبر۹، افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ

”قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى“

(سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۳)

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان سے فرما دیں کہ میں تم سے کوئی معاوضہ یا اجرت طلب نہیں کرتا بجز قرابت داروں کے ساتھ محبت کے۔

”حاکم“ نے ”المستدرک“ میں حضرت ابی الطفیل کی روایت نقل کی ہے کہ ایک دن حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ:

جس نے مجھے پہچانا سو، اس نے مجھے پہچانا، جس نے مجھے نہیں پہچانا تو میں حسن، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا ہوں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔(وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآئِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ (سورۃ یوسف، آیت ۳۸) اور میں نے اتباعت اختیار کی اپنے باپ دادا، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے دین کی) پھر کتاب اللہ کو اُٹھا کر فرمایا (کہ میں بشیر و نذیر کا بیٹا ہوں، میں نبی کا بیٹا ہوں، میں ان کا بیٹا ہوں جو لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے رہے، میں سراج منیر کا بیٹا ہوں، میں ان کا بیٹا ہوں کہ جن کو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا، میں اس گھرانے سے ہوں کہ جس گھرانے سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آلائش کو دور فرما کر پاک و طاہر بنا دیا ہے، میں اس گھرانے سے ہوں کہ جن کی محبت کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔)“

مصداقِ آیتِ قرابت:

"ینابیع المودة" میں حضرت ابی الطفیل اور جعفر ابن حبان کی روایت ہے کہ حضرت
رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک دن دورانِ خطبہ اس طر
ارشاد فرمایا کہ:

"میں اس گھرانے سے ہوں کہ جس گھرانے میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لایا اور لے جایا کرتے تھے، میں اہل بیت کے اس گھرانے سے ہوں کہ جن کی محبت کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے۔"

"مجمع الزوائد" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس وقت آیہ
قرابت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ
وسلم آپ کے یہ کون سے قرابت دار ہیں کہ جن کی محبت کو ہم پر واجب قرار دیا گیا ہے؟ تو رسول ا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَابْنَاھُمَا" کہ علی، فاطمہ اور ان کے
شہزادے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔"

"فیروز آبادی" نے "فضائل الخمسہ" اور "بلخی" نے "ینابیع المودة" میں ذکر کیا ہے
حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا" اس سے مر
آلِ محمد کی محبت ہے۔

"فیروز آبادی" نے "فضائل الخمسہ" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "روزِ قیامت سب سے پہلے آدمی سے چا
چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اس کی عمر کہ اس نے کیسی گزاری؟ اس کے جسم کے بار
میں، اس کے مال کے بارے میں، کیسے کمایا اور کیسے خرچ کیا؟ اور حُبِ اہلِ بیت کے بارے می
پوچھا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا "ما آیۃ حبکم
آپ سے محبت کی کیا نشانی ہے؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت عل
رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھ کر فرمایا "آیَۃُ حُبِّیْ حُبُّ ھٰذَا مِنْ بَعْدِیْ" کہ میرے بعد میرے ساتھ
محبت کی نشانی اس سے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) محبت ہے۔

نشانیِ مؤمن، خدا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت سے محبت:

''سنن ترمذی'' اور ''المستدرک'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ:

''اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ آپ کو نعمتیں عطا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے محبت کے نتیجے میں مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میری اہل بیت سے محبت کرو۔''

''دیلمی'' نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنی اولاد کو تین باتوں کی تعلیم دو، اپنے نبی سے محبت، ان کی اہل بیت سے محبت اور تلاوتِ قرآنِ پاک۔''

''بلخی'' نے ینابیع المودۃ'' میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ جب ابولہب کی بیٹی حضرت درۃ رضی اللہ عنہا نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو حضرت رافع بن المعلی کے گھر قیام پذیر ہوئیں۔ قبیلہ بنی زریق کی کچھ خواتین نے حضرت درۃ رضی اللہ عنہا سے کہنا شروع کر دیا کہ تو تو ابولہب کی بیٹی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''ٹوٹے ہاتھ ابی لہب کے'' اس لئے تجھے تیری ہجرت کوئی فائدہ نہ دے گی، یہ سن کر حضرت درۃ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور آ کر سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم بیٹھو اور خود منبر پر جلوہ افروز ہونے کے بعد سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو! میری اہل بیت کے بارے میں مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو؟ خدا کی قسم! روزِ قیامت میری شفاعت میرے قرابت داروں کو فائدہ پہنچائے گی۔''

''فیروز آبادی'' نے ''فضائل الخمسہ'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ابولہب کی بیٹی سبیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ اونچی آوازوں سے پکارتے ہیں کہ میں آگ کے ایندھن

والے کی بیٹی ہوں، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شدید ناراضگی اور غصہ کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اس قوم کا کیا حال ہے کہ جو میرے نسب اور قرابت داروں کے بارے میں مجھے ایذاء پہنچاتے ہیں، خبردار! آگاہ رہو کہ جس نے میرے نسب اور میرے قرابت داروں کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کر دیا۔''

حُبِ علی رضی اللہ عنہ ہے حُبِ نبی ﷺ، بُغضِ علی رضی اللہ عنہ ہے بُغضِ نبی ﷺ:

''بلخی'' نے ''ینابیع المودۃ'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کی ہے کہ:

''جس نے حضرت علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے حضرت علی سے بغض رکھا گویا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے حضرت علی کو ایذاء پہنچائی اس نے مجھے ایذاء پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی تو اس نے خداوند تعالیٰ کی ناراضگی حاصل کی۔''

''بلخی'' نے ''ینابیع المودۃ'' میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص اس وقت تک مؤمن ہو نہیں سکتا کہ جب تک میری اہل بیت اور مجھ سے محبت نہ کرتا ہو۔''

جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی اہل بیت سے محبت کی کیا نشانی ہے؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے فرمایا: ''اس سے''

''مسند دیلمی'' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ قرآنِ پاک سے محبت کرتا ہے، جو قرآنِ پاک سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے اصحاب اور قرابت داروں سے محبت کرتا ہے۔''

فضیلت حُبِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

''دیلمی'' نے ''الفردوس'' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ''حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ یَوْمٌ خَیْرٌ مِنْ عِبَادَةٍ، سنة وَمَنْ مَاتَ عَلَیْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ'' آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے، اور جو اس محبت میں مرگیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ ایک اور حدیث جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''میری اور میرے اہل بیت کی محبت سات انتہائی مشکل مواقعوں پر فائدہ پہنچائے گی۔''

''دیلمی'' نے ''الفردوس'' اور ''ابن عدی'' نے ''الکامل'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

> ''میں درخت ہوں، فاطمہ پھل دینے والی ہے، علی پیوند کار ہے، حسن اور حسین اس کے پھل ہیں، اور میری اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں یہ سب کے سب جنت میں ہیں، یہ حق ہے، یہ حق ہے۔''

''ذخائر العقبیٰ'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کی گئی ہے کہ:

> ''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں اور ان کے والدین سے محبت کی اور میری سنت پر عمل کرتے ہوئے فوت ہوگیا تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرے لیکن اعمال میں ان کی اقتداء نہ کرے اور مساکین کے ساتھ بھی نہ بیٹھتا ہو تو وہ جھوٹا ہے۔

''فیروز آبادی'' نے ''فضائل الخمسہ'' اور ''بلخی'' نے ''ینابیع المودۃ'' میں حُب اہل بیت اور بُغضِ اہلِ بیت سے متعلق درج ذیل احادیث نقل کی گئی ہیں۔

- مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَاتَ شَہِیْدًا
جو شخص محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوت ہوا تو وہ شہید فوت ہوا۔
- وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَقْبِلَ الْاِیْمَانِ
جو شخص محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوت ہوا تو وہ کامل ایمان کے ساتھ فوت ہوا۔
- وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَشَّرَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ، ثُمَّ مُنْکَرٌ وَنَکِیْرٌ
جو شخص محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوت ہوا اسے ملک الموت اور منکر ونکیر جنت کی بشارت دیتے ہیں۔
- وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مَحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُزَفُّ اِلَی الْجَنَّۃِ کَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ اِلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا.
جو شخص محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوت ہوا اسے اس انداز میں جنت میں بھیجا جائے گا جیسے دلہن دولہا کے گھر۔
- وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مَحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فُتِحَ فِیْ قَبْرِہٖ فِیْ قَبْرِہٖ بَابَانِ فِی الْجَنَّۃِ
جو شخص محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوت ہوا تو اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔
- وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مَحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جَعَلَ اللّٰہُ زُوَّارَ قَبْرِہٖ مَلَائِکَۃَ الرَّحْمَۃِ
جو شخص محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوت ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔

بغضِ اہل بیت:

- وَمَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مَحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

مَکْتُوْبٌ عَیْنَیْہِ : آیِسٌ مِّنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ.

اور جو کوئی بغضِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مر گیا تو روزِ قیامت وہ اس طرح آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ عبارت لکھی ہوگی کہ : ''نا امید بارگاہ عزوجل''

وَمَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَاتَ کَافِرًا

اور جو کوئی بغض آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرا تو کافر مرا۔

وَمَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَشُمَّ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ

اور جو کوئی بغض آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرا تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔

''ذخائر العقبیٰ'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ وَلِمَنْ اَحَبَّھُمْ'' اے باری تعالیٰ حضرت عباس، ان کی اولاد اور ان سے محبت کرنے والوں کی مغفرت فرما۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''انصار، ان کی اولاد، ان کی اولاد کی اولاد اور ان سے محبت کرنے والوں کے لئے بھی دعا فرمائی۔''

''سُنَنِ ترمذی'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

> ''جس شخص نے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی، اپنی زبان اور ہاتھ سے ہماری اعانت کی، میں اور وہ شخص جنت کے اعلیٰ درجے میں ہوں گے، اور جس شخص نے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی اور اپنی زبان کے ساتھ ہماری اعانت کی اور اپنے ہاتھ کو بچائے رکھا تو وہ جنت کے اس سے نچلے درجے میں ہوگا، اور جس شخص نے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی اور اپنی زبان اور ہاتھ ہم سے ہٹائے رکھے تو جنت کے اس سے بھی نچلے درجے میں ہوگا۔''

''حاکم'' نے ''المستدرک'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ مِنْ بَعْدِیْ'' میرے بعد

تمہارے لئے سب سے بہتر، تمہارے لئے سب سے بہتر، میری اہل بیت ہی ہیں۔

''ینابیع المودۃ'' میں حضرت ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ا

حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہم سے محبت کی تو ہماری محبت کی وجہ

سے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ضرور فائدہ پہنچائیں گے۔''

اہلِ بیت سے بُغض اور عداوت رکھنے والے کا انجام

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

''الا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ آیِسٌ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ''

خبردار! آگاہ رہو! کہ جو شخص بغض آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مر گیا تو

روزِ قیامت وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان

لکھا ہوگا، ''اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے مایوس''۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قول مبارک ہے کہ ''جس نے ہم سے عداوت کی، تو پ

اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت اختیار کی۔''

''حاکم'' نے ''المستدرک'' میں حضرت ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ

ہماری اہل بیت سے بغض رکھنے والا کوئی شخص بھی نہیں بچ سکتا حتیٰ کہ اللہ

تبارک وتعالیٰ اُسے آگ میں داخل نہ فرمادیں۔''

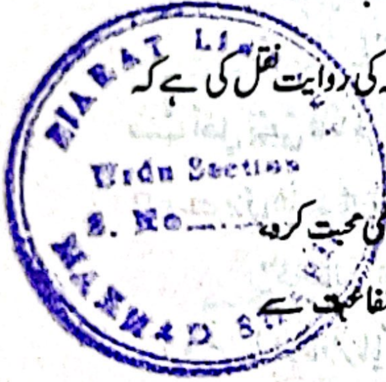
منافق کی نشانی:

''ذخائر العقبیٰ'' اور ''مسند دیلمی'' میں حضرت ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ کی روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "مَنْ بَغَضَنَا فَهُوَ مُنَافِقٌ" جس نے ہم سے بغض اختیار کیا پس وہ منافق ہے۔

''سنن ترمذی'' میں قول حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہے کہ "مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ اِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ" ہم منافقین کی پہچان نہ کر سکتے تھے سوائے اس کے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہو۔

اہلِ بیت سے بغض رکھنے کا انجام ''شفاعت سے محرومی'':



''ابن الجوزی'' نے ''الموضوعات'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میری اہل بیت سے محبت کرو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرو، کیونکہ جس کسی نے میری اہل بیت سے بغض رکھا وہ میری شفاعت سے محروم کر دیا جائے گا۔''

''دیلمی'' نے ''الفردوس'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! جو مجھ سے اور میری اہل بیت سے بغض رکھے تو اس کو بہت زیادہ مال اور اولاد عطا کر، جو ان کو کافی ہو، مال میں اتنی زیادتی کر، کہ ان کا حساب و کتاب طویل ہو جائے اور اولاد میں اتنی زیادتی فرما، تا کہ ان سے شیطانوں کی کثرت ہو۔''

''تاریخ ابن عساکر'' اور ''سیوطی'' نے ''اللالیی'' میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''من ابغضنا اهل البيت حشره الله تعالى يوم القيامة يهوديا وان شهد ان لا اله الا الله''

جو ہماری اہل بیت سے بغض رکھتا ہو، اگر چہ اس نے کلمہ شہادت بھی پڑھا ہو تو روزِ قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا حشر بطور یہودی فرمائیں گے۔

''بلخی'' نے ''ینابیع المودۃ'' میں حضرت علی رضی اللہ کی روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے میری اولاد کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔''

''ذخائر العقبیٰ'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

> ''تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس شخص پر جنت حرام کر دی ہے جس نے میری اہل بیت پر ظلم کیا، انکو قتل کیا یا قاتلوں کی مدد کی یا ان کو گالیاں دیں۔''

''بلخی'' نے ''ینابیع المودۃ'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل فرمائی ہے کہ ''مَنْ سَبَّ اَھْلِ بَیْتِیْ فَاَنَا بَرِیْءٌ مِّنْہُ وَالْاِسْلَامْ'' کہ جس نے میری اہل بیت کو گالی دی تو میں اور اسلام اس سے بری الذمہ ہیں۔

''ذخائر العقبیٰ'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

> ''اے فاطمہ! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے ناراض ہونے کی وجہ سے ناراض ہو جاتے ہیں اور آپ کے راضی ہونے سے راضی ہو جاتے ہیں۔''

اہل بیت کرام سے احسان کا صلہ:

''دیلمی'' نے ''الفردوس'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

> ''جو شخص میرے وسیلے سے روزِ قیامت شفاعت کا طلب گار ہے تو اسے چاہئے کہ وہ میری اہل بیت سے تعلق رکھے اور انہیں خوشیاں بہم پہنچائے۔''

''ذخائر العقبیٰ'' میں حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے جس میں انہوں نے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ:

> ''کیا تمہیں معلوم نہیں؟ کہ بنی ہاشم کی عیادت فرض ہے اور ان کی زیارت نفل کا درجہ رکھتی ہے۔''

زیارتِ بنی ہاشم کی فضیلت:

''دار قطنی'' نے ''الفضائل'' میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر العوام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ:

''ہمارے ساتھ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کو چلو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی ہاشم کی عیادت فرض اور ان کی زیارت نوافل میں شمار ہوتی ہے۔''

''طبرانی'' نے ''الاوسط'' میں حدیث حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نقل کی ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''جس کسی نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد کے کسی بھی فرد سے نیکی کا ہاتھ بڑھایا اور وہ شخص اس نیکی کا بدلہ نہ ادا کر سکا تو اس کا بدلہ میرے ذمے ہے، کل جب وہ مجھے ملے گا تو میں ادا کروں گا۔''

ایک علوی عورت کی خدمت کا صلہ:

''تذکرہ خواص الامہ فی معرفۃ الائمۃ'' میں ''سبط ابن الجوزی'' نے حضرت عبداللہ ابن المبارک رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ایک سال حج ادا کیا کرتے اور ایک سال جہاد میں شرکت فرمایا کرتے، سالِ حج میں انہوں نے پانچ سو دینار نکالے اور کوفہ میں اونٹوں کی منڈی میں اونٹ کی خریداری کے لئے چل پڑے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ جو گندگی کے ڈھیر سے ایک مردہ بطخ کو صاف کر رہی تھی، میں اس کے قریب گیا اور مردہ بطخ کو صاف کرنے کی وجہ دریافت کی جس پر اس عورت نے جواب دیا کہ اے عبداللہ! تو مجھ سے ایسی بات کے متعلق پوچھ رہا ہے جس کا تجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے ذہن میں اچانک ایک خیال گزرا اور حقیقت حال کا پتہ لگانے کے لئے میں نے دوبارہ اصرار کیا، جس پر اس عورت نے کہا کہ اے عبداللہ تو نے مجھے اتنا مجبور کر دیا ہے کہ اب میں تجھے اصل صورتحال سے آگاہ کرتی ہوں۔

"اَنَا اِمْرَاَةٌ عَلَوِيَّةٌ وَلِیَ اَرْبَعَ بَنَاتٌ یَتَامٰی مَاتَ اَبُوْهُنَّ مِنْ قَرِیْبٍ"

کہ میں ایک علوی خاتون ہوں میری چار یتیم بچیاں ہیں ان کا باپ کچھ عرصہ قبل انتقال کرگیا ہے اور آج چوتھا دن ہے کہ ہم نے کچھ نہیں کھایا اور یقیناً اب ہم پر مردار بھی حلال ہوگیا ہے۔

اس لئے اب اس بطخ کو صاف کر کے اپنی بچیوں کے کھانے کے لئے لے جا رہی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا "وَیْحَکَ یَا اِبْنَ الْمُبَارَکْ" کہ اے ابن مبارک، حیف ہے تجھ پر، یہ سب کچھ کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ میرے دل سے حج ادا کرنے کی خواہش جاتی رہی اور میں نے مذکورہ رقم اس پریشان خاندان کے حوالے کر دی۔ زمانہ حج گزر گیا اور لوگ حج کی ادائیگی کے بعد واپس آنا شروع ہو گئے۔ میں جس حاجی کو بھی حج کی مبارک باد دیتا تو وہ جواباً مجھے بھی حج کی مبارک باد پیش کرتا اور کہتا کہ ہم نے آپ سے فلاں مقام پر ملاقات کی ہے اور ہم فلاں مقام پر آپ سے ملے تھے حتیٰ کہ بے شمار لوگوں نے مجھے اس قسم کی باتیں بتائیں کہ میں اس بارے میں بہت زیادہ متفکر ہوگیا۔

"فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ، وَھُوَ یَقُوْلُ : یَا عَبْدَاللّٰہِ، لَا تَعْجَبْ فَاِنَّکَ اَغَثْتَ مَلْھُوْفَۃً مِنْ وَّلَدِیْ، فَسَاَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یَّخْلُقَ عَلٰی صُوْرَتِکَ مَلَکًا یَحُجُّ عَنْکَ کُلَّ عَامٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَحُجَّ، وَاِنْ شِئْتَ لَا تَحُجَّ"

تو خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے فرما رہے ہیں کہ اے عبداللہ، تو اس بات پر تعجب نہ کر، تو نے میری اولاد کی ایک حاجت مند خاتون کی مدد کی ،تو میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تیری شکل وصورت کا ایک فرشتہ پیدا کر دے جو قیامت تک ہر سال تیری طرف سے حج کرتا رہے، اب تو حج ادا کر یا نہ کر یہ تیری مرضی ہے۔

جامع کرامات اولیاء از علامہ محمد یوسف اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کا شمار اکابر مجتہدین میں ہوتا ہے،

آپ بہت بڑے امام اور عارفین میں عظیم شخصیت ہو گزرے ہیں۔ حضرت امام یافعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت اپنی دونوں آنکھیں کھولیں، پھر ہنسے اور کہا "لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ" کہ کام کرنے والوں کو ایسے ہی کام کرنے چاہئیں۔

ایک علوی خاتون سے نیکی پر مجوسی کو زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جنت میں محل:

''ابو الفرج ابن الجوزی'' نے اپنی کتاب ''المنتقط'' میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک علوی بزرگ اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ شہر بلخ میں مقیم تھے۔ کچھ عرصہ بعد اس علوی بزرگ کا انتقال ہو گیا اور ان کی خاتون دشمنوں کے خوف سے اپنی بچیوں کو ساتھ لے کر شدید سردی کی حالت میں ثمرقند چلی گئی، بچیوں کو مسجد میں چھوڑا، اور خود ان کے کھانے کی تلاش میں باہر نکلی، وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک بزرگ شخص کے اردگرد جمع ہیں، میں نے اس شخص کے بارے میں لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ "هٰـذَا شَيْـخُ الْبَـلَـدِ" کہ یہ شہر کے بڑے بزرگ آدمی ہیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی، اپنی ساری داستانِ غم سنائی جس پر انہوں نے کہا "اَقِيْـمِـىْ عِـنْدِى الْبَيِّنَةَ اِنَّـكِ عَلَوِيَّةٌ" تو مجھے اس بات کا ثبوت فراہم کر کہ تو علویہ (خاندانِ حضرت علی رضی اللہ عنہ) ہے۔ اس نے میری کوئی بات نہ سنی اور میں مایوس ہو کر واپس مسجد کی طرف چل پڑی تو راستے میں دیکھا کہ ایک اور بڑے آدمی چبوترے پر بیٹھے ہیں، اور ان کے اردگرد بھی ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا "هٰـذَا ضَـامِـنُ الْبَلَدِ" کہ یہ شہر کا ذمہ دار آدمی ہے اور مجوسی ہے۔ میں نے دل میں سوچا کہ شاید اس شخص کے ہاں میری مشکل کا حل نکل آئے۔ میں آگے بڑھی اور اپنی داستانِ غم اسے بھی سنا دی اور ''شیخ البلد'' سے بھی اپنی ملاقات کا ذکر کر دیا، مجوسی نے فوراً اپنے ملازم کو بلایا اور کہا کہ جا کر اپنی مالکن کو پیغام دو کہ وہ فوراً تیار ہو کر باہر آئے۔ کچھ ہی دیر میں اس مجوسی کی بیوی تیار ہو کر اپنی کنیزوں کے ہمراہ باہر آ گئی، مجوسی نے اسے کہا کہ اس خاتون کے ہمراہ فلاں مسجد میں جاؤ اور ان کی بچیوں کو گھر لے کر آؤ۔ علوی خاتون بیان کرتی ہیں کہ مجوسی کی بیوی میرے ساتھ چلی اور بچیوں کو اپنے گھر لے آئی، ہمارے لئے بہترین رہائش کا انتظام کیا، قیمتی لباس پہنائے اور مختلف قسم کے کھانوں سے ہماری تواضع کی۔ ہم نے انتہائی

آرام وسکون کے ساتھ رات گزاری۔ آدھی رات کے وقت اس مسلمان "شیخ البلد" نے ایک خواب دیکھی کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاجِ شفاعت پہنے ہوئے ہیں۔ ایک سبز زمرد کا محل بھی اس نے دیکھا، جس پر "شیخ البلد" نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے؟ جواب ملا کہ یہ ایک مسلمان کا محل ہے۔ "شیخ البلد" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اپنا رِانور موڑ لیا جس پر اس شخص نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ نے مجھ سے اپنا رخِ انور موڑ لیا جبکہ میں مسلمان شخص ہوں، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا "اَقِمِ الْبَیِّنَۃَ عِنْدِ عِنْدِیْ اِنَّکَ مُسْلِمٌ " کہ تو اپنے مسلمان ہونے پر دلیل دے۔ وہ شخص حیران و پریشان ہو گیا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے کہا کہ کیا اب تو وہ بات بھول گیا ہے جو تو نے اس علوی خاتون سے کہی تھی؟ وہ علوی خاتون اپنی بچیوں کے ہمراہ جس شخص کے گھر میں اب قیام پذیر ہے یہ اس شخص کا محل ہے۔ وہ شخص پریشانی کے عالم میں خواب سے بیدار ہوا، روتا ہوا، اور اپنے منہ پر تھپڑ مارتا ہوا اس علوی خاتون کی تلاش کے لئے باہر نکل آیا۔ اسے پتہ چلا کہ وہ خاتون اس مجوسی کے ہاں قیام پذیر ہے، وہ اس مجوسی کے پاس آیا اور اس علوی خاندان کے بارے میں پوچھا جس پر مجوسی نے جواب دیا کہ وہ میرے پاس مقیم ہیں۔ اس نے کہا کہ انہیں میرے ساتھ بھیج دو، مجوسی نے جواب دیا کہ اب یہ ناممکن ہے۔ "شیخ البلد" نے اس مجوسی سے کہا کہ یہ ہزار دینار ہیں ان کے بدلے اس خاندان کو میرے ساتھ کر دو۔ مجوسی نے جواب دیا: "لَا وَاللّٰہِ وَلَا بِمِائَۃِ اَلْفٍ" کہ نہیں خدا کی قسم! اگر تو ایک لاکھ دینار بھی دے تو اب یہ ممکن نہیں۔ "شیخ البلد" نے جب زیادہ منت سماجت شروع کر دی تو اس مجوسی نے کہا کہ جو خواب تو نے دیکھا ہے وہ خواب میں نے بھی دیکھا ہے اور جس محل کا تو نے نظارہ کیا ہے تو وہ میرے ہی لئے تیار کیا گیا ہے اور اگر تو اپنے مسلمان ہونے پر نازاں ہے تو پھر سن لے "خدا کی قسم! کہ میں اور میرے اہل خانہ رات کو اس وقت تک نہیں سوئے کہ جب تک ہم سب نے اس علوی خاتون کے دست مبارک پر اسلام قبول نہیں کر لیا۔" اور اب ہم پر اسلام کی برکات کا نزول بھی شروع ہو گیا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا بھی شرف حاصل کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا ہے: "اَلْقَصْرُ لَکَ وَلِاَھْلِکَ بِمَا فَعَلْتَ مَعَ الْعَلَوِیَّۃِ، وَاَنْتُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ خَلَقَکُمُ اللّٰہُ مُؤْمِنِیْنَ فِی الْقِدَمِ" یہ محل تیرے اور تیرے اہل خانہ کے لئے ہے اور یہ اس نیکی کا بدلہ

ہے جو تو نے اس علوی خاتون کے ساتھ کی اور تم اہل جنت میں سے ہو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو تو بہت پہلے سے مسلمان پیدا کیا تھا۔

امیر تیمور کو اہل بیت سے محبت کا صلہ:

''بلخی'' نے ''ینابیع المودۃ'' اور ''صواعق محرقۃ'' میں نقل کیا کہ امیر تیمور کی وفات کے بعد قرأ حضرات اس کی قبر پر تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایک قاری صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں قرأ حضرات کی جماعت کے ساتھ اس کی قبر پر آتا تو قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا اور جب کبھی اکیلا قبر پر آتا تو سورۃ الحاقۃ کی آیت ۳۰ اور ۳۱ تلاوت کیا کرتا'' پکڑ لو اس کو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو، پھر اسے دوزخ میں جھونک دو'' اور یہ آیات میں اکثر تلاوت کیا کرتا ایک رات جب میں سویا ہوا تھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشرف فرما ہیں اور پہلو میں امیر تیمور بھی بیٹھے ہوئے ہیں، قاری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں ہی اسے ڈانٹتے ہوئے کہا ''الی ھنا یا عدو اللہ وصلت'' کہ اے دشمن خدا! تو یہاں تک پہنچ گیا ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کر دوں جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعہ فانہ کان یحب ذریتی'' کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ وہ میری اولاد سے محبت کرتا تھا۔ میں خوف سے بیدار ہوا اور امیر تیمور کی قبر پر جو خلوت میں پڑھا کرتا تھا اس کو ترک کر دیا۔

''صواعق محرقۃ'' میں ''الزین عبدالرحمٰن البغدادی الخلال'' بیان کرتے ہیں کہ امیر تیمور کے کچھ وزراء نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ امیر تیمور سخت بیمار ہوا، چند دن شدت اضطراب میں گزارنے کے بعد اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ لیکن کچھ ہی عرصہ کے بعد خود ہی دوبارہ اس کا چہرہ ٹھیک ہو گیا اس کی وجہ جب پوچھی گئی تو امیر تیمور نے خود بیان کیا کہ عذاب کے فرشتے میرے پاس آئے اور اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لائے اور ان سے کہا کہ اس سے دور ہو جاؤ کیونکہ یہ شخص میری اولاد سے محبت اور ان سے احسان کیا کرتا تھا۔

اہل بیت کی عزت وتوقیر اور اقوال سلف:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ''اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْرِمُ بَنِيْ هَاشِمٍ" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی ہاشم کی بہت زیادہ عزت وتکریم فرمایا کرتے تھے اور اس سنت پر خلفائے راشدین بھی عمل پیرا رہے۔

''الشفاء، قاضی عیاض'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کے لئے چلو، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب ہم زیارت سے فارغ ہوئے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا۔ شیخین حضرات نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر نہیں جس پر حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں اس وجہ سے نہیں رو رہی مجھے معلوم ہے کہ اللہ کے ہاں کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر درجہ میں نہیں، بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ آسمان سے سلسلہ وحی منقطع ہو گیا ہے۔ یہ دونوں حضرات بھی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر رونے شروع ہو گئے۔

اہل بیت کرام کے بارے میں قولِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

اہل بیت کی عزت وتکریم کے بارے میں ''صحیح بخاری'' میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا: اِرْقَبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ" اے لوگو! اہل بیت نبوی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملحوظ خاطر رکھو۔ (یعنی ان کی عزت وتکریم میں)۔

''صحیح بخاری'' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشابہت نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سر مبارک سے لے کر سینہ مبارک تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سینہ مبارک سے نیچے تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عقیدت و محبت:

"صواعق محرقة" اور "الفوائد المجموعه" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ سلام پیش کیا اور اپنے بیٹھنے کے لئے جگہ دیکھنی شروع کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی صحابہ کرام کے چہروں کو دیکھنا شروع کر دیا کہ ان میں سے کون شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے جگہ وسیع کرتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب تشریف فرما تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جگہ سے حرکت شروع کر دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا "هَاهُنَا يَاأَبَا حَسَنُ تَجْلِسُ" اے ابوالحسن! یہاں تشریف لائیں۔ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف فرما ہوئے، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے ابوبکر! فضیلت کو اہل فضل ہی پہچان سکتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے محبت اور ان کی تکریم:

''صواعق محرقۃ'' اور ''البغوی'' نے ''معجم'' میں حضرت سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا ہے جو انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا "لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْ تَعْظِيمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَمَّهُ الْعَبَّاس اَمْرًا عَجِيْبًا" کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عزت و تکریم کرتے وقت عجیب کیفیت دیکھی۔

''دار قطنی'' میں حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے تو دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوتے۔ لیکن جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کی جگہ پر تشریف فرما ہوتے۔

''ابن عبدالبر'' نے ''الاستیعاب'' میں ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کرام بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت و اہمیت سے آگاہ تھے۔

اس لئے وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پیش پیش رکھتے۔ ان سے مشورہ کرتے اور ان کی آراء سے مستفید ہوتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنا بھی عبادت ہے:

''حاکم'' نے ''المستدرک'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور کی زیارت کرتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ اے ابا جان! آپ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو اتنا زیادہ کیوں دیکھتے ہیں؟ جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اے بیٹی! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عِبَادَۃٌ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

''بلخی'' نے ''ینابیع المودۃ'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت درج کی ہے کہ ''زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ'' اپنی مجلس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذکر سے مزین کرو۔

''ابن السمان'' نے کتاب ''الموافقۃ'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے چھ دنوں کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کرنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تَقَدَّمْ یَاخَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'' اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ پہلے آپ آگے بڑھیں، جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس شخصیت سے کس طرح آگے بڑھ سکتا ہوں کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''عَلِیٌّ مِّنِّیْ کَمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّبِّیْ'' کہ علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور وہ میرے رب کی طرف سے میرے مرتبہ ومقام کی طرح ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے محبت:

''سبط ابن الجوزی'' نے ''تذکرۃ خواص الامہ'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے انتہائی زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنے بیٹے پر بھی ان شہزادوں کو فوقیت دیا کرتے تھے۔''

''صواعق محرقۃ'' میں حضرت زید بن اسلم کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا ''اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی مخلوقات میں کسی سے بھی میں اتنی زیادہ محبت نہیں کرتا کہ جتنی آپ کے والدین کریمین سے محبت کرتا ہوں۔''

''ذخائر العقبیٰ'' میں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا ان کے جواب پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَعِیْشَ فِیْ قَوْمٍ لَسْتَ فِیْہِمْ یَا اَبَا حَسَن'' میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اس قوم میں زندگی بسر کروں کہ جس میں ابا حسن موجود نہ ہوں۔ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ)

''صاحب المجالسۃ'' بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابا عثمان النہدی رحمہ اللہ تعالیٰ اہل کوفہ میں سے تھے، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بصرہ کی طرف ہجرت کر گئے اور فرمایا کہ میں اس شہر میں رہنا نہیں پسند کرتا کہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہزادے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہو۔

اہل بیت کرام سے ظلم و ستم اور زیادتی کرنے والوں کا عبرتناک انجام:

''حاکم'' نے ''المستدرک'' میں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''میرے بعد میری اہل بیت کو میری امت کی طرف سے قتل و غارت اور

جلاوطنی کا سامنا کرنا پڑے گا اور ان میں سب سے زیادہ بغض رکھنے والے بنوامیہ، بنو مغیرہ اور بنو مخزوم ہوں گے۔''

''فیروز آبادی'' نے فضائل الخمسہ'' میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری اہل بیت کے لئے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور میری اہل بیت میرے بعد جلاوطنی، مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرے گی۔''

بدبخت ترین شخص:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اولین میں سے کون بدبخت ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی! تو نے سچ کہا۔ پھر پوچھا بعد میں آنے والوں میں کون بدبخت ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس کا علم نہیں، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تجھ کو ضرب لگائے گا۔

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی پیشگی اطلاع:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں بھی اطلاع فرما دی تھی۔ ''صواعق محرقہ'' میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سرخ مٹی دیتے ہوئے فرمایا: ''اے ام سلمہ! جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے تو سمجھ لینا میرا بیٹا شہید ہوگیا ہے۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک شیشی میں اس مٹی کو محفوظ کر لیا اور ہر روز اسے دیکھا کرتی تھی اور بالآخر ایک دن وہ مٹی خون میں تبدیل ہوگئی۔

''مسند امام احمد'' میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا دریا کے کنارے شہید کر دیا جائے گا اور اس مقام کو کربلا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

''فیروز آبادی'' نے ''فضائل الخمسہ'' میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر آرام فرما رہے تھے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطن مبارک پر بیٹھ گئے۔ اسی اثناء میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رونے کی آواز سنائی دی۔ فوراً میں اندر داخل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے بطن پر بیٹھے ہوئے تھے تو اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا ''ہاں!'' جس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ان کو قتل کر دے گی۔ کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ مٹی نہ دکھادوں جہاں پر ان کو شہید کیا جائے گا؟ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور۔ انہوں نے اپنے دونوں پروں کو ہلایا اور یہ مٹی لا کر مجھے دی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں سرخ رنگ کی مٹی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے ہیں۔

''حافظ محمد بن یوسف الزرندی'' نے اپنی کتاب ''الدرد'' میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے کہ ''کچھ دیر پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف فرما تھے اور مجھ سے کہا کہ آپ کے بعد آپ کی امت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اس سرزمین میں شہید کرے گی جس کا نام کربلا ہے، اور پھر سرزمین سے لائی ہوئی مٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے وہ مٹی لے لی اور اس کو ایک شیشی میں محفوظ کر لیا اور شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے دن وہ مٹی خون میں تبدیل ہوگئی۔

''سنن ترمذی'' میں ہے کہ انصار کی ایک خاتون حضرت سلمٰی فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف پر مٹی

پڑی ہوئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں
رہے ہیں؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کی شہادت کو ملاحظہ فرمایا ہے۔

''حاکم'' نے ''المستدرک'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ اللہ تبارک
وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے خون کے بدلے ۷۰ ہزار خون ہوں
اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے خون کے بدلے میں ستر ہزار قتل ہوں گے۔

''بلخی'' نے ''ینابیع المودۃ'' میں حضرت زید بن ابی زیاد سے روایت کیا ہے کہ شہادت
حسین کے وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے آسمان سرخ
گیا، سورج کو گرہن لگ گیا، اور دن کے وقت تارے نظر آنے لگ گئے تھے۔ لوگوں نے خیال
کہ بس اب قیامت برپا ہو چکی ہے، اور ملک شام میں کوئی بھی پتھر اُٹھایا جاتا تو اس کے نیچے
تازہ خون برآمد ہوتا۔

شمر لعین کو ملنے والا سونا تانبا بن گیا:

حضرت زکریا بن یحییٰ بن عمر الطائی فرماتے ہیں کہ میں نے قبیلہ ''طی'' کے ایک بزرگ
شخصیت سے سنا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بدلے میں شمر ذی الجوشن کو کافی مقدار
میں سونا دیا گیا اس میں سے کچھ اس نے اپنی بیٹی کو دیا اور اس نے سنار کو اپنے لئے زیور بنانے کے
لئے دے دیا لیکن جس وقت سنار نے اس سونے کو آگ میں ڈالا تو وہ مٹی اور دھول میں تبدیل
گیا۔ اور ایک روایت کے مطابق وہ تانبا ہو گیا۔ بیٹی نے باپ کو اس امر کی خبر دی جس پر شمر نے
سنار کو بقیہ سونا دے کر کہا کہ اس کو میرے سامنے آگ میں ڈالو اس نے جب آگ میں ڈالا تو وہ تمام
سونا مٹی اور دھول میں تبدیل ہو گیا اور ایک روایت کے مطابق وہ تانبا بن گیا۔

''تذکرۃ خواص الامہ'' میں حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ شہادت حسین رضی اللہ عنہ
دنیا میں کوئی ایسا پتھر نہ تھا کہ جس کو اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے سے بالکل تازہ خون برآمد ہوتا، آسمان
سے خونی بارش ہوئی جس کے آثار کپڑوں کے پھٹ جانے تک پائے جاتے رہے۔

"ذخائر العقبیٰ" میں روایت ہے کہ روزِ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ آسمان سے خونی بارش ہوئی جس کی وجہ سے گھروں میں گھڑے اور برتن خون سے بھر گئے۔

"تذکرۃ خواص الامہ" میں ہے کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان بھی رویا اور اس کا رونا انتہائی سرخ ہو جانا تھا جو کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے کبھی بھی نہ دیکھا گیا۔

غزوۂ بدر کے موقع پر جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسیر ہوئے تو ان کے کراہنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری رات نہ سو سکے تو پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے کراہنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہوا ہوگا؟

قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ کا عبرتناک انجام:

"صواعق محرقۃ" میں یعقوب بن عثمان کی روایت ہے کہ "ایک مرتبہ ہم نے محفل ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ منعقد کی۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس کسی نے بھی شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ میں کسی کی کوئی اعانت کی تو کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو قبل از موت کسی مصیبت یا بلا میں گرفتار نہ ہوا ہو۔ ہمارے درمیان ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا وہ کہنے لگا کہ اس معاملہ میں تو میں بھی شریک تھا لیکن ابھی تک میں کسی بھی ایسی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہوں، اسی اثناء میں چراغ بجھ گیا اور وہ بوڑھا شخص اُٹھ کر چراغ جلانے لگا چراغ کی آگ بھڑک اٹھی اور آگ نے اس شخص کو آ لیا اس نے زور زور سے پکارنا شروع کر دیا "النار، النار، النار" باہر نکلا تو آگ سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نے اپنے آپ کو دریائے فرات میں ڈال دیا، ڈبکیاں کھانے لگا حتیٰ کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔ (اعوذ باللہ من العذاب)

"تذکرۃ خواص الامہ" میں ہے کہ قاتلانِ امام حسین رضی اللہ عنہ میں سے کوئی ایسا شخص نہیں بچا جسے اس دنیا میں سزا نہ ملی ہو۔ چاہے وہ قتل ہوا ہو یا اس کی بصارت جاتی رہی یا اس کا چہرہ سیاہ ہوا اور قلیل مدت میں اس کی حکومت جاتی رہی۔

"البلخی" نے "ینابیع المودۃ" میں حضرت عامر بن سعید البجلی سے روایت کیا ہے کہ جب

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ "تو براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور ان کو میرا اسلام پہنچانے کے بعد یہ اطلاع دے دے کہ تمام قاتلین حسین رضی اللہ عنہ آگ میں ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کو برا بھلا کہنے والوں کا انجام:

"ذخائر العقبیٰ" میں ہے کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اہل بیت کو گالیاں مت دو۔" "البخی" نے "ینابیع المودۃ" میں ایک واقع نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ملک شام میں ایک شخص کو دیکھا جس کا چہرہ خنزیر کی طرح تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا معاملہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنی قوم کا امام تھا جب بھی نماز سے فارغ ہوتا تو ہر روز ایک ہزار بار میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا (نعوذ باللہ)۔ جمعہ کے دن نماز سے فراغت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کو چار ہزار مرتبہ برا بھلا کہا (نعوذ باللہ)۔ اس کے بعد مسجد سے گھر واپس آیا اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اسی اثناء میں مجھے نیند آ گئی، خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں جنت میں ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دست مبارک میں ایک جگ ہے اور سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دست مبارک میں ایک گلاس ہے اور شربت نوش فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان شہزادوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا اے بیٹو! جو شخص دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا اس کو بھی پلاؤ جس پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابا جان! اس شخص کو کیسے پلاؤں؟ جو ہر روز ہم کو ہزار مرتبہ برا بھلا کہتا ہے (نعوذ باللہ) اور اس نے آج تو چار ہزار مرتبہ ہم کو برا بھلا کہا ہے (نعوذ باللہ) پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ فرماتے ہیں کہ اے شخص تجھے کیا ہوا ہے؟ جو تو میرے لحم ودم (گوشت وخون) کو برا بھلا کہتا ہے۔ تجھ پر اللہ کی لعنت ہو اور اپنا لعاب مبارک میرے چہرے پر پھینکا، پھر جب میں نیند سے بیدار ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب پڑا، اس جگہ کو خنزیر کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ پس اب میں تمام لوگوں کے لئے ایک مقام عبرت اور نشانی ہوں۔

''تذکرۃ خواص الامہ'' میں حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے تین سو سال قبل ایک پتھر ملا تھا جس پر سریانی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا اور جب اس عبارت کو عربی زبان میں منتقل کیا تو درج ذیل شعر برآمد ہوا۔

أَتَرْجُوْا اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا شَفَاعَةُ جَدِّهِ يَوْمُ الْقِيَامَةِ

وہ امت جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا وہ روزِ قیامت

ان کے جد امجد سے شفاعت کی کیا امید رکھتے ہیں؟

''بلخی'' نے ''ینابیع المودۃ'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت میری بیٹی اس حال میں آئے گی کہ ان کے پاس خون آلودہ کپڑے ہوں گے جنہیں وہ عرشِ عظیم کے پایوں میں سے ایک پائے کے ساتھ لٹکا دیں گی اور کہیں گی کہ ''اے عدل کرنے والے! میرے اور میرے بیٹے کے قاتل کے درمیان فیصلہ فرما'' رب کعبہ کی قسم کہ فیصلہ میری بیٹی ہی کے حق میں ہوگا۔

''ذخائر العقبٰی'' میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کی رات میں نے جنوں کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر گریہ وزاری کرتے سنا۔

ابی نعیم سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ مچھر کا خون کپڑے پر لگ جانے سے آیا وہ پاک رہتا ہے یا ناپاک ہو جاتا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا کہ تو کہاں کا رہنے والا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں اہل عراق سے ہوں جس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص کی طرف دیکھو یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کر رہا ہے جب کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا خون کر دیا ہے۔

جو شخص یزید کو امیر المؤمنین کے نام سے یاد کرتا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اس کو ۲۰ کوڑے لگانے کا حکم صادر فرماتے۔

تعظیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

اہل بیت نبوی کی تعظیم وتکریم کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کی بھی تعظیم وتکریم نہایت اشد و

ضروری ہے۔ کیونکہ یہ لوگ سب سے بہترین صدی میں ہوئے ہیں۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ "خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ" تمہارے لئے سب سے بہتر موجودہ صدی ہے۔ ایک اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا ہے اور میرے لئے میرے اصحاب کو اختیار فرمایا ہے۔ ان میں کچھ میرے وزراء، مددگار اور کچھ رشتہ دار بنائے اور جو اُن کو برا بھلا کہے تو پھر اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

"صحیح بخاری" میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ "لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ، فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُکُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ" میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہو، قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تب بھی ان کی ایک مد (اڑھائی پاؤ) بلکہ نصف مد کے درجہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

"طبرانی" نے "الکبیر" اور "مجمع الزوائد" میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "مَنْ حَفِظَنِیْ فِیْ اَصْحَابِیْ وَرِدَ عَلَی الْحَوْضِ، وَمَنْ لَّمْ یَحْفَظْنِیْ فِیْ اَصْحَابِیْ لَمْ یَرِدْ عَلَی الْحَوْضِ، وَلَمْ یَرَنِیْ اِلَّا مَنْ بَعِیْدٍ" جس نے میرے اصحاب کے بارے میں میری حفاظت کی وہ میرے حوض پر آئے گا اور جس نے میری حفاظت نہ کی وہ حوض پر نہ آئے گا بلکہ وہ دور سے بھی مجھے دیکھ نہ سکے گا۔

قارئین کی اطلاع کے لئے



پیش نظر شمارہ دسمبر ۲۰۰۵ء اور جنوری ۲۰۰۶ء

کا مشترکہ شمارہ ہے

(مجلس ادارت ماہنامہ کاروانِ قمر)